

# زکوٰۃ

## ← تعارف :-

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے تیسرا رکن ہے۔ یہ ایک مالی عبادت ہے جو سال میں ایک دفعہ ادا کی جاتی ہے۔ اس کی لغوی اور اصطلاحی معنی مندرجہ ذیل ہیں۔

## ← لغوی معنی :-

لغت میں زکوٰۃ یا کی کو کہتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں "زیادہ ہونا"، "لشونما پانا"، یا "بڑھنا"۔ انگریزی میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ "To Grow" یا "To Nourish"۔

## ← اصطلاحی معنی :-

اصطلاح میں زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جس میں شریعت سے مال کی مقدار، اس کے مصادر اور زکوٰۃ کی شرح و اہلیت کی گئی ہے یعنی اپنے مال سے معززہ شرح کے مطابق ایک حصہ نکالنا اور مصادر زکوٰۃ کو دینا۔



## ← زکوٰۃ کی فرضیت :-

زکوٰۃ ایک مالی عبارت ہے جو عاقل بالغ صاحب استطاعت مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ فرض ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں بار بار زکوٰۃ اور نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کیلئے اور بھی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جسے انفاق اور صدقہ۔ قرآن اور حدیث سے زکوٰۃ کی فرضیت اور اہمیت کا خوب پتا چلتا ہے۔

## ← قرآن مجید کا حوالہ :-

قرآن مجید میں تقریباً 32 مقامات پر زکوٰۃ اور نماز کا ایک ساتھ حکم آیا ہے

اقیموا الصلوة و اتوا زکوٰۃ  
ترجمہ :- ”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو“

ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے -

خز من اموالهم صدقة تطهرهم و تزييهم بها  
وصل عليهم ان صلواتك سكن لهم واللہ سمیع علیم  
(سورۃ التوبہ - آیات نمبر ۱۰۳)



ترجمہ: "اے محبوب! ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعاؤں خیر کرو، بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چسپ ہے اور اللہ سنا جانتا ہے۔"

### ← احادیث گلی کا حوالہ :-

(1) نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جب آپھنے اپنے مال کی زکوٰۃ دے دی، لو آپینے مال کا وہ حق ادا کر دیا جو آپ پر واجب ہے - (ترمذی شریف 618)

(2) رسول اللہؐ نے فرمایا: "جو قوم زکوٰۃ سے انکار کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے بھوک اور قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے۔" (صحیح الترغیب والایہ 1 - 467)

(3) حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "مسلمانوں اپنے مال کو زکوٰۃ دیکر محفوظ کرو اور اپنے بیماروں کا علاج خبرات سے کیا کرو اور مصیبت کی گھڑیوں کا مقابل دعاؤں سے کرتے رہو۔" (بیہقی)

اس کے علاوہ بھی حضورؐ نے کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید کی ہے۔



## ← زکوٰۃ کے مصارف :-

زکوٰۃ کی تقسیم کی مددات کی بھی  
اللہ تعالیٰ نے خود متعین فرمائی ہے - سورۃ التوبہ میں اللہ تعالیٰ  
فرماتے ہیں :-

انما الصدقات للفقراء والمساكين والغنم علیہا  
والمولفۃ القلوبہم و فی الرقاب والغارمین و فی  
سبیل اللہ وابن سبیل \* فریضۃ من اللہ \* واللہ علیم حکیم  
(سورۃ التوبہ : 60)

ترجمہ :- "زکوٰۃ جو ہے سو وہ حق ہے مفلسوں کا اور زکوٰۃ کے کام پیر  
جان والوں کا اور جن کا دل پر جانا منظور ہے اور گردنوں  
کے چمڑانے میں اور جو قادیان بھریں اور اللہ کے رستہ میں  
اور راہ کے مسافر کو - ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ سب کچھ  
جانتے والا حکمت والا ہے ۔"

اس آیت کریمہ کی رو سے زکوٰۃ کے مندرجہ ذیل مصارف  
معلوم ہوتے ہیں -

### ① فقراء، مساکین اور تنگ دست لوگ :-

(ان سے مراد وہ



لوگ ہے جن کے پاس کچھ نہ ہو اور ان کو مالی اصرار کی ضرورت  
ہوں۔

## (2) محتاج لوگ :-

ان سے مراد وہ لوگ ہے جو زندگی کی بنیادی  
ضرورت سے محروم ہوں۔

## (3) عاملین :-

عاملین سے مراد زکوٰۃ کے حکمے میں مہم کرنے  
والے لوگ ہیں جو زکوٰۃ جمع کرتے ہیں اور لوگوں میں تقسیم کرتے  
ہیں۔ ان کو بھی زکوٰۃ دیا جاسکتا ہے۔

## (4) مؤلفۃ القلوب :-

ان سے مراد وہ لوگ ہے جن کی دل جوئی  
دین اسلام کی طرف مطلوب ہو۔

## (5) دقاب :-

ان سے مراد غلام ہیں۔ غلاموں کو بھی زکوٰۃ  
دے سکتے ہیں۔



## (6) قرضی دار:-

ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی مجبوری کی وجہ سے قرضہ ادا نہیں کر سکتے ہوں۔

## (7) فی سبیل اللہ:-

ان سے مراد اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین ہیں۔

## (8) ابن سبیل:-

ان سے مراد مسافر ہیں۔ مسافر اگرچہ مالی طور پر مضبوط ہوگا لیکن راستے میں اسے کسی بھی قسم کی حاجت پڑ سکتی ہے۔ اسلئے مسافر کو بھی زکوٰۃ دیا جاسکتا ہے۔

## زکوٰۃ کی شرح:-

دین اسلام میں زکوٰۃ کی ایک خاص شرح بیان کی گئی ہے۔ اس خاص مقدار کو نصاب کہا جاتا ہے۔ سونا، چاندی اور مائع نقدی مال کا نصاب اللہ اللہ ہیں۔

## (1) سونا:-

اگر کسی کے پاس ساڑھے سات (7.5) تولے



سونہ موجود ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ دینا فرض ہو جاتا ہے۔

## (2) چاندی :-

اگر ایک مسلمان کے پاس سارٹھے ہاون (52.5) تولے چاندی موجود ہو تو سال گزر جانے کے بعد اس کا زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

## (3) نقدی مال :-

اگر سونا چاندی کے علاوہ کسی مسلمان کے پاس سارٹھے سات تولے سونا یا سارٹھے ہاون تولے چاندی کے برابر نقدی یا تجارتی سامان/مال موجود ہو تو اس کا زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

## ← زکوٰۃ کا حساب لگانا :-

کسی کو زکوٰۃ دینے وقت اپنے مال کا 2.5% چالیسواں حصہ دینا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ اگر کسی کے پاس 10 لاکھ روپیہ موجود ہے تو اس کو 25 ہزار روپیہ زکوٰۃ دینا ہے۔



## ← زکوٰۃ کی ادائیگی :-

(1) زکوٰۃ صرف مسلمانوں ہی سے لی جاتی ہے۔

(2) وہ عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعاً فرض ہے جسے ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، شوہر، بیوی وغیرہ) انہیں زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ البتہ دور کے رشتہ داروں کے مقابلے میں قابل ترجیح ہیں۔

(3) عام حالات میں ایک بستی کی زکوٰۃ خود اسی بستی میں تقسیم ہونی چاہیے۔ البتہ اس بستی میں مستحقین زکوٰۃ کے نہ ہونے یا کسی ~~مکان~~ دوسری بستی میں ہنگامی صورتحال کے مواقع پر دوسری بستی میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔

(4) زکوٰۃ دینے والے کو چاہیے کہ وہ ممکن حد تک اطمینان کر لیں کہ زکوٰۃ لینے والا اس کا مستحق ہے۔

(5) مستحق زکوٰۃ کو پتانا ضروری نہیں کہ پس یا مال زکوٰۃ کا ہے۔



⑥ زکوٰۃ کی رقم سے ضرورت کی اشیاء خرید کر بھی مستحقین کو دی جاسکتی ہے۔

### ← زکوٰۃ کی فضیلت :-

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ جب تک ایک مسلمان زکوٰۃ کو نہیں مانتا تب تک وہ مسلمان نہیں۔ زکوٰۃ ہر مسلمان (جو صاحب استطاعت ہو) اس پر فرض ہے۔ دین اسلام کے باغ اراکین ہیں۔ جن میں زکوٰۃ شامل ہے۔ اب جو شخص اس سے انکار کرتا ہے تو وہ دین اسلام کے دائرے سے خارج ہے۔ یہ تو زکوٰۃ کی بنیادی اہمیت ہو گئی۔ اس کے علاوہ بھی زکوٰۃ کی بہت سی فضیلتیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

حضور کی اہل بیت کے بعد بعض لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: "خدا کی قسم! جو شخص نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریگا تو میں ان کے خلاف جنگ کروں گا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف باقاعدہ جہاد کا اعلان کیا۔

① معاشرتی ہم آہنگی :- زکوٰۃ ادا کرنے سے امیر اور غریب کے



مابین فرق ختم ہو جاتا ہے اور معاشرے کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

## ② مضبوط معاشی نظام:-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

اسلام میں ہمیں ایک مضبوط معاشی نظام کا طریقہ کار زکوٰۃ کے ذریعے سکھایا گیا ہے۔ جب ایک امیر آدمی ایک غریب کو زکوٰۃ دیتا ہے تو اس سے دولت صرف امیر کے پاس نہیں بلکہ غریب کے پاس بھی جاتی ہے اور لیون معاشرے میں معاشی توازن برقرار رہتا ہے۔ جبکہ سوریہ نظام میں امیر اہمتر اور غریب غریب تر ہو جاتا ہے جس سے معاشرہ بگڑ جاتا ہے۔

## ③ ظاہر باطن پاک ہونا:-

حضور کو ہدایت دی گئی۔

خذ من اموالهم صدقہ تطہرہم وتزکيہم بها (سورۃ الاحزاب) ترجمہ: ”ان کے مال میں سے زکوٰۃ وصول کرو کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) پاک کرنے ہو اور باطن میں بھی) پاکیزہ بناتے ہو۔“  
یعنی زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان ظاہراً باطناً پاک ہو جاتا ہے۔

## ④ مال کا بڑھ جانا:- زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کم پس ہونا بلکہ



بلکہ مال اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

ان تقرضوا اللہ قرضاً حسناً لضاعفہ لکم و یغفر لکم واللہ  
شکور حلیم ہ (سورة التغابن: ۱۷)

ترجمہ: ”اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح پر قرض دینا وہ دُنا کرے  
اُس کو تمہاری لئے اور تم کو بخشے اور اللہ قور دان ہے اور  
بھرحمل والا ہے۔“

اِس کے علاوہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بے شمار فضیلتیں اور  
ثمرات بیان کئے گئے ہیں۔

← زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام:-

اللہ تعالیٰ سورة التوبہ میں فرماتا

ہے۔ والذین یکنزون الذہب والفضة ولا ینفقونها

فی سبیل اللہ فبشرهم بعذاب الیم (سورة التوبہ - ۳۶)

ترجمہ: ”اور جو لوگ سونا اور چاندی کاٹھ کر رکھتے ہیں اور اس کو اللہ  
کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو ان کو عذاب دردناک کی  
خبر دیکھیے۔“

احادیث میں بھی حضور نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو وعید

سنائی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ”جس شخص کو اللہ نے مال



مال و دولت سے نوازا اور اُس نے اس کا زکوٰۃ ادا نہ کیا تو قیامت کے روز اُس مال کو زہریلے فغاں کی شکل دے دی جائے گی۔ زہر کی شربت کی وجہ سے اُس کا سر گنبد ہو گا اور اُس کی آنکھوں پر دو سیاہ ٹکٹے ہونگے۔ پھر اس سانپ کو اُس کنجوس شخص کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس کے جسم میں اپنے جھڑے ڈال کر کہنے لگا کہ میں تیرا جمع کیا ہوا مال ہوں۔ میں تیرا جمع کیا ہوا خزانہ ہوں۔

الفرضی ہمیں چاہیے کہ ہم اگر استطاعت رکھتے ہو تو مصارف زکوٰۃ کو زکوٰۃ دے۔ اس سے ہماری دین و دنیا دونوں کی کامیابی ہے اور خدا خواستہ جو شخص اس کے ادا کرنے سے انکار کرتا ہے تو اس کیلئے اس دنیا میں ذلالت اور آخرت میں دردناک عذاب دیا جائے گا۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا دینی فرض ادا کریں اور سال میں ایک مرتبہ زکوٰۃ ادا کریں۔